امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ

ہفتہ وار رسالہ: 281

WEEKLY BOOKLET: 281

نظر کی حفاظت کی فضیلت

صفحات: 17

اِدھر اُدھر دیکھنے کا بھی حساب ہوگا	02
نگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ادائیں	06
راستے کی تکلیف دِہ چیزوں کی نشاندہی	11
غیر عورت سے ہاتھ ملانے کا عذاب	16

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 314 تا 332 سے لیا گیا ہے۔

نظر کی حفاظت کی فضیلت

دعائے عطار: یا ربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”نظر کی حفاظت کی فضیلت“ پڑھ یا سُن لے اُسے تمام گناہوں سے بچا کر مسلمانوں کی حق تلفیوں سے بچا اور اُسے بے حساب بخش دے۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حَق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔(معجم کبیر،18/362،حدیث:928)

پڑھتے رہو دُرود و سلام بھائیو! مُدام
فضلِ خدا سے دونوں جہاں کے بنیں گے کام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

راستوں میں بیٹھنے کے حُقوق

”بخاری شریف“ میں ہے، حضرتِ ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (صحابۂ کرام سے) ارشاد فرمایا: تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صَحابۂ کرام علیہمُ الرضوان نے عَرض کی: ہم اِن مجلسوں میں بیٹھ کر (ضروری) گفتگو کرتے ہیں اور یہ ہمارے لیے ضروری ہیں۔ فرمایا: جب تم مَجالس میں آیا کرو تو راستے کو اِس کا حق دو۔ عرض کی گئی: راستے کا حق کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا:﴿1﴾نگاہیں نیچی رکھنا﴿2﴾تکلیف دِہ شے دُور کرنا﴿3﴾سلام کا جواب دینا﴿4﴾نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔(بخاری،4/165،حدیث:6229)

www.dawateislami.net

اِدھر اُدھر دیکھنے کا بھی قیامت میں حساب ہوگا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں راستے کے ”چار حُقوق“ بیان کئے گئے ہیں: راستے کا حق ﴿1﴾ نگاہیں نیچی رکھنا: واقعی اِس کی بے حد اَہمیت ہے۔ لہٰذا حُصولِ ثوابِ آخرت کی نیّت سے آنکھوں کے مُتَعَلِّق ”نیکی کی دعوت“ پیش کرتا ہوں۔ حُجّۃُ الْاِسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آنکھ کو ہر فضول بات (یعنی جس کی ضرورت نہ ہو اُس) سے بچائیے، کیوں کہ اللہ پاک جس طرح ”فضول گفتگو“ کے بارے میں پوچھے گا اِسی طرح بروزِ قیامت بندے سے ”فضول نظر“ (مثلاً بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے) کے بارے میں بھی سُوال کرے گا۔ (اِحیاءُ العلوم، 5/126) اَجنبیّہ (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس) کو دیکھنے سے خود کو بچانا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ”اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَان“ یعنی آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔ (مسند امام احمد، 3/305، حدیث: 8852) اگر راہ میں نگاہیں چاروں طرف دَوڑاتے رہیں تو بد نِگاہی سے بچنا بے حد دُشوار ہو جاتا ہے، خدا کی قسم بد نگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

نگاہوں کی حفاظت کا قرآنی حکم

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”پردے کے بارے میں سُوال جواب“ (397 صفحات) سے بعض مُندَرَجات مُلاحظہ ہوں: اللہ پاک مَردوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ 18 سورۃُ النّور کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ18، النور: 30)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشادِ قرآنی ہے:

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ18، النور: 31)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

www.dawateislami.net

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حضرتِ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔
(مکاشفۃ القلوب، ص10)

آگ کی سَلائی

حضرتِ علّامہ اَبُو الْفَرَج عبدُ الرّحمٰن بِن جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ نَقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بحر الدموع، ص171)

”زینب“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے نظر کے بارے میں 4 اَحادیثِ مبارَکہ

﴿1﴾ حضرتِ جَریر بن عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے مُتَعَلِّق دریافت کیا: تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔ (مسلم، ص1190، حدیث:2159)

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

﴿2﴾ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بِلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔
(ابوداود، 2/358، حدیث:2149)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

﴿3﴾ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بے خیالی میں نظر پڑ جائے) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ پاک اُسے

ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذّت پائے گا۔(مسند امام احمد، 8/299، حدیث:22341)

ابلیس کا زہریلا تیر

﴿4﴾ اللہ کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان ہے کہ حدیثِ قُدسی (یعنی فرمانِ خدائے رحمٰن) ہے: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بُجھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اِسے ترک کر دے تو میں اُسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) وہ اپنے دل میں پائے گا۔(معجم کبیر، 10/173، حدیث:10362)

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرتِ عَلاء بن زِیاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 2/277)

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضروری ہے؟

جواب: اِس کی صورتیں ہیں مثلاً مَرد کا مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) اَمْرَد ہو اور اُس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو (یا اجازتِ شَرعی سے مرد کسی اجنبیہ سے یا عورت کسی اجنبی مَرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اِس طرح نیچی رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عضو حتّٰی کہ لباس پر بھی نہ پڑے۔ اگر کوئی مانعِ شرعی (یعنی شرعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں اُس) کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیّت سے ہر ایک سے نیچی نظر کیے بات کرنے کا معمول بنائے تو بہُت ہی اچھی بات ہے کیوں کہ مُشاہَدہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب اَمرد یا اَجنَبِیّہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اُس وَقت نیچی نگاہیں رکھنا اُس کیلئے سخت دُشوار ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

مَدَنی چینل سے مُتَاَثِّر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی رکھنے کی برکتیں مرحبا! آیئے! اِس ضمن میں ایک انوکھی مَدَنی بہار سنتے ہیں، چُنانچہ کراچی کے ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی مدینہ مُنَوَّرہ میں بروز جمعۃ المبارک (2 جُمادَی الاُخریٰ 1432ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم و بیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا کہ وہ بمبئی (ہند) کے رہنے والے ہیں، اُن سمیت گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے (بروز جمعۃُ المبارک 5 ذُوالحِجّۃِ الحرام 1431ھ بمطابق 12-11-2010ء) اسلام قبول کیا۔ قبولِ اسلام کی وُجُوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کہا: ان کے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے لگے تھے۔ اس کے پروگرامز میں مسلمانوں کا اسلامی حُلیہ، اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادَگی اُنہیں بَہُت اچّھی لگتی تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بد ظن تھے مگر اب "مَدَنی چینل" پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر اسلام سے مُتَاَثِّر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبلِّغین کا بار بار نگاہیں جھکانے کی ترغیب دینا اُنہیں بَہُت بھاتا اور آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر وہ بَہُت خوش ہوتے، اُن کی والِدہ سب سے کہتیں: اِس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں، واقعی نِگاہیں جُھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔ مَدَنی چینل کے پروگرام دیکھتے دیکھتے اُن کے دل میں اسلام کی مَحبّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر وہ خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے؟ اس سُوال کا جواب بھی اُنہیں مَدَنی چینل سے ہی ملا، ہوا یوں کہ نگرانِ شوریٰ و مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری سلّمہ الباری نے جب "لوگ کیا کہیں گے؟" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا تو سب گھر والوں کا ذِہن بن گیا کہ اب اُنہیں لوگوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اور اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آگئے۔ وہ

www.dawateislami.net

گورنمنٹ ملازِم تھے، قبولِ اسلام کے بعد اُن کا نام محمد ابراہیم رکھا گیا اور اَلحمدُ لِلّٰہ! وہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلے میں مُرید بھی بن چکے ہیں۔ مبلّغِ دعوتِ اسلامی کا مزید بیان ہے کہ جب اس نو مسلم نوجوان نے ہمارے ساتھ سُنہری جالیوں کے رُوبرو حاضِری دی تو ان پر عجیب رِقّت طاری ہوگئی اور رو رو کر اِس عرض کی تکرار کرنے لگے: "یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! مجھے آنکھوں کا قفلِ مدینہ عطا کر دیجئے۔" پھر اُنہوں نے گُنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِن شاءَ اللہ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اللہ پاک انہیں اور ان کے طُفیل ہم سبھی کو اسلام اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ 12 افراد کی اسلام آوری کا سبب بننے والے سنّتوں بھرے بیان "لوگ کیا کہیں گے" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھا اور سُنا جاسکتا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

(وسائلِ بخشش، ص193)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نگاہِ مصطفٰے کی ادائیں

سوال: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

جواب: ﴿1﴾ کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے ﴿2﴾ کسی چیز کی طرف نہ دیکھنے کی حالت میں نگاہیں نیچی رکھتے ﴿3﴾ آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف اکثر رہتی تھیں۔ مُراد یہ ہے کہ اکثر خاموشی کے وقت مبارَک نگاہیں جُھکی ہوتیں ﴿4﴾ اکثر گوشۂ چشم (یعنی آنکھوں کے وہ کنارے جو کنپٹی سے ملے ہوتے ہیں) سے دیکھتے۔ مطلب یہ ہے کہ حد دَرَجہ شَرم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے ﴿5﴾ جب کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، یعنی نظر چُراتے نہیں تھے اور بعض نے یہ فرمایا کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی

www.dawateislami.net

طرف مُتَوَجِّہ نہ ہوتے بلکہ پورے بدن مبارَک سے پھر کر مُتَوَجِّہ ہوتے۔
(جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری، ص52-53۔احیاء العلوم، 2/442)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا　　اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص300)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم دنیا و آخرت میں جس طرف اُٹھی مُردہ جسموں میں جان اور روحوں میں تازگی آگئی، ہمارے مکی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رَحمتوں اور عنایتوں بھری پاکیزہ نظر پر لاکھوں سلام ہوں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے شعر پر حضرت مولانا اختر الحامدی رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیا خوب تَضمین (تَض۔مین) باندھی ہے:

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا　　دیکھا جس سَمت ابرِ کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا　　جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پگھلا ہوا سیسہ آنکھوں میں ڈالا جائے گا

منقول ہے: ”جو شخص شَہوت سے کسی اَجنَبِیّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“ (ہدایہ، 2/368) یقیناً بھابھی بھی اَجنَبِیّہ ہی ہے۔ جو دیوَر و جیٹھ اپنی بھابھی کو قصداً دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مَسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ پاک کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچّی توبہ کرلیں۔ بھابھی اگر دیوَر کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی اور دیوَر و بھابھی بد نِگاہی، آپسی بے تکلُّفی و ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کی دَلدَل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جیٹھ اور دیوَر و بھابھی کا آپس میں بِلاضرورت و بے تکلُّفی سے گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے! بھلائی اِسی میں ہے کہ نہ ایک

www.dawateislami.net

دوسرے کو دیکھیں اور نہ ہی آپس میں بِلا ضرورت اور بے تکلُّفی سے بات چیت کریں۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

میں T.B. کا مریض تھا

شرم و حیا کا جذبہ پانے، بد نگاہی کی آفتوں سے خود کو ڈرانے، نگاہوں کی حفاظت کی تڑپ بڑھانے، بات کرتے ہوئے نیچی نگاہیں رکھنے کی عادت بنانے کی خاطر عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اور اپنے اِس دینی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حُصول کی خاطر اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فِکر مند رہیے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، نیک اعمال کے مطابِق زِندگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے روزانہ اپنا ”جائزہ“ لے کر نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے ! آپ کی ترغیب و تَحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، ضِلع نَنکانہ (نَن۔کانہ، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی تادمِ تحریر تقریباً 12 سال سے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہیں۔ ان کی وابستگی کا سبب بَینَ الْاَقوامی تین دِن کے سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان شریف) میں حاضِری ہے۔ اجتِماع کے تقریباً ساڑھے سات ماہ بعد وہ سخت بیمار ہوگئے، ڈاکٹروں نے ان کے مرض کو T.B. قرار دیا۔ بیماری بُھگتتے ہوئے لگ بھگ ساڑھے چار ماہ گزر گئے اور ایک بار پھر تین دِن کے سنّتوں بھرے اجتِماع کا موسمِ بہار آ پہنچا۔ وہ جانے کیلئے بے قرار ہوئے مگر گھر والے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوئے۔ انہوں نے امّی جان کا ذِہن بنایا کہ

www.dawateislami.net

وہاں کثیر تعداد میں عاشِقانِ رسول تشریف لاتے ہیں، مجھے جانے دیجئے، نیک بندوں کی صحبت اور وہاں ہونے والی رِقّت انگیز دعا کی بَرَکت سے اِن شاءَ اللہ صحت کی نعمت لے کر پلٹوں گا۔ اَلحمدُلِلّٰہ! اجازت مل گئی۔ دوائیں وغیرہ ساتھ لے کر اجتماع میں شریک ہوئے۔ اختِتامی رِقّت انگیز دُعا ختم ہونے والی تھی۔ دل میں حسرت پیدا ہوئی دعائیں تو بہُت ہوئیں مگر ان کے مرض T.B. کیلئے صَراحَۃً (یعنی صاف صاف الفاظ میں) دعا نہیں مانگی گئی، کاش! T.B. کے مریضوں کیلئے بھی دعا ہو جاتی۔ ابھی یہ بات ذِہن میں آئی تھی کہ کمال ہو گیا! دُعا کروانے والے کی کچھ اِس طرح آواز مائیک پر گونج اُٹھی: یااللہ! جو کینسر کے مریض ہیں، جو T.B. کے مریض ہیں ان کو بھی شِفائے کامِلہ عطا فرما۔ دعا میں دو ایک اور بیماریوں کے بھی نام لئے گئے جو وہ بھول گئے۔ خیر T.B. سے شِفا کی دُعا سنتے ہی ان کے دل نے گویا پکار کر کہا: "بس اب تو ٹھیک ہو گیا۔" اجِتماع سے واپسی کے دوسرے ہی دن "چیک اَپ" کروانے کیلئے پنجاب کے شہر "شیخوپورہ" گئے، ایکسرے وغیرہ کروائے، X.RAY دیکھ کر اسپیشلسٹ ڈاکٹر حیرت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: مبارک ہو آپ کی T.B. ختم ہو چکی ہے!

اگرچہ ہو ٹی بی نہ گھبراؤ پھر بھی   شِفا حق سے دلوائے گا مَدَنی ماحول
تمہیں صحت و عافیت ہو گی حاصِل   تم اپنا کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

بیماری کی عظیمُ الشّان فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کی رَحمت سے سنّتوں بھرے اجِتماع میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائی کی T.B. کی بیماری جاتی رہی۔ ہم اللہ پاک سے عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے صحت کے طلبگار ہیں، تاہم اگر کوئی بیماری ہو بھی جائے تو ہمّت نہ ہاریئے، صبر کرتے ہوئے بیماری پر ملنے والے ثوابِ آخرت پر نظر رکھئے، چنانچہ حضرت اَنَس بن مالِک رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مُبتلا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے:

”تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کیا کرتا تھا۔“ اگر اسے شِفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور اگر اسے موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔(شرح السنہ،3/187،حدیث:1424)

عارِضی آفتِ دنیا سے تو دل ڈرتا ہے — ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر — یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل بربادکُن اَمراض گناہوں کے ہیں — بھائی! کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے
(وسائلِ بخشش،ص126)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (2) تکلیف دِہ چیز دُور کرنا

کانٹے دار شاخ ہٹانے والے کی مغفرت ہوگئی

اِسی رسالے کے صفحہ نمبر 01 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک ”راستوں میں بیٹھنے کے حُقُوق“ میں مذکورہ حق نمبر ﴿1﴾ ”نگاہیں نیچی رکھنا“ کے مُتَعَلِّق ”نیکی کی دعوت“ کے ڈھیروں مَدَنی پھول حاضر کئے گئے، اب اُسی روایت میں بیان کردہ راستے کا حق نمبر ﴿2﴾ ”تکلیف دِہ شے دُور کرنا“ کے ضِمن میں نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، سماعت فرمایئے: یقیناً مسلمانوں کی راہوں سے تکلیف دِہ چیزیں دُور کرنے کی بڑی فضیلت ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جنّت میں لے جانے والے اَعمال“ صفحہ 623 پر فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ”ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اُس نے اُس راستے پر ایک کانٹے دار شاخ پائی تو اُسے راستے سے ہٹا دیا، اللہ پاک کو اُس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اُس بندے کی مغفرت فرمادی۔“(مسلم ص1060،حدیث:1914)

سَبَقَتْ رَحمَتِی عَلٰی غَضَبِی[1] — تو نے جب سے سنا دیا یارب
آسرا ہم گناہ گاروں کا — اور مضبوط ہو گیا یارب
(ذوقِ نعت،ص85)

[1] ...یعنی میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔

www.dawateislami.net

راستے سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کا ثواب

حضرت ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے مسلمانوں کے راستے سے اِیذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ پاک کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ پاک اُس نیکی کے سبب اُسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔ (معجم اوسط، 1/19، رقم:32)

راستے کی تکلیف دِہ چیزوں کی نشاندہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی راہ میں ایسا روڑا، پتھر وغیرہ ہو جس سے ٹھوکر لگ سکتی ہو یا ٹوٹے ہوئے کانچ پڑے ہوں جس سے کسی کا پاؤں زخمی ہو سکتا ہو، یا سڑک پر کیلے، پپیتے یا آم وغیرہ کے چھلکے کسی نے پھینکے ہوں جس سے آدمی پھسل کر گر سکتا ہو، یہ اور اِسی طرح کی ایسی چیزیں رضائے الٰہی کی نیّت سے ہٹادینا کارِ ثواب ہے۔اِسی طرح سرِ راہ گڑھا ہو یا گٹر کا ڈَھکن کُھلا ہو تو ممکنہ صورت میں اُس کا بھی مُناسب بندوبست کر دینا چاہیئے۔ کھلے گَٹر تو اِس قدر خطرناک ہوتے ہیں کہ بعض اوقات بچّے وغیرہ اِس میں گر کر مَر جاتے ہیں۔ جہاں لوہے کے ڈھکن چوری ہونے کا خطرہ ہو وہاں سیمنٹ کے ڈھکن لگانا مناسب ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ جو چیزیں دوسروں کیلئے تکلیف دِہ ہوں مثلاً چھلکے، گندگی وغیرہ راستے میں نہ پھینکے۔ اگر اپنے گھر کا گٹر بھر گیا، گندہ پانی گلی میں آگیا، یا گندے پانی کا باہَری پائپ ٹوٹ گیا، اِس طرح کے مسائل فوراً حل کر لینے چاہئیں، نیز کپڑے وغیرہ بھی دھو کر گھروں کے برآمدے میں اِس طرح نہ سُکھائے جائیں کہ راہ گیروں پر پانی ٹپکے۔ کسی کے گھر کے آگے اِس طرح کچرا ڈالنا کہ اُسے تکلیف پہنچے یہ گناہ ہے۔ حُقوقِ عامّہ تلف کرنا مثلاً محفلِ نعت، چوک اجتماع یا کسی طرح کی دینی یا دُنیوی تقریب کیلئے عام گزر گاہوں کا راستہ بند کر دینا ناجائز و گناہ ہے۔ اِسی طرح چیزیں بیچنے کیلئے ٹھیلا یا بستہ (STALL) لگا کر یا قصداً گاڑی پارک کر کے کسی کے گھر، دکان یا راہ گیروں کا راستہ تنگ کر دینا بھی شَرعاً جائز نہیں۔ ہاں کسی نَماز میں مسجِد بھر گئی اور باہَر صفیں بنادی گئیں

www.dawateislami.net

یا جنازے کے جُلوس کی وجہ سے راستہ گِھر گیا یہ گناہ نہیں۔اِسی طرح حاجیوں کی رخصت و استقبال کے جُلوس اور جلوسِ میلاد میں بھی حرج نہیں۔

مسلماں کی راحت کا ساماں کیجے یوں خود پر رہِ خُلد آساں کیجے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (3)"سلام کا جواب دینا"

100 میں سے 90 رحمتیں اُسے ملتی ہیں جو۔۔۔

اِسی رسالے کے صفحہ نمبر 01 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک "راستوں میں بیٹھنے کے حُقُوق"میں راستے کا حق نمبر ﴿3﴾"سلام کا جواب دینا" کے متعلّق نیکی کی دعوت پر مشتمل مَدَنی پھول قبول فرمایئے: جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اُس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ سلام و ملاقات کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ پاک کے نزدیک زیادہ محبوب (یعنی پیارا) وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو اُن پر سو رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں ان میں سے نوے (90) رَحمتیں (سلام میں) پہل کرنے والے کے لئے اور دس مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانے) میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔ (مسند بزار، 1/437، حدیث:308) فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت ہو جاتی ہے۔
(ترمذی، 4/333، حدیث:2736)

حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الرّءوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے الفاظ "جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مرد مرد سے یا عورَت عورَت سے (ہاتھ مِلاتے ہیں)۔
(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، 5/637، تحت الحدیث:8109)

تری رَحمتوں پہ میں قربان یاربّ مرے بال بچّے مِری جان یاربّ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کو عموماً سلام و جوابِ سلام اور مصافحہ (مُصا۔ فَ۔ حَہ) کرنے یعنی ہاتھ ملانے کی سعادت ملتی رہتی ہے۔ آیئے! ”نیکی کی دعوت“ کا مزید ثواب لوٹنے کیلئے اِس بارے میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے کچھ مہکے مہکے مَدَنی پھول چننے کا شَرَف حاصِل کرتے ہیں: پیش کردہ ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول پر محمول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ ہو سکتا ہے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شمُول ہو۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنّتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

”السّلام علیکم“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے۔ (اسلامی بہنیں بھی اسلامی بہنوں نیز محارِم کو سلام کریں) ﴿2﴾ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”بہارِ شریعت“ (1332 صفحات) (جلد 3 صفحہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حِفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں“ ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو، وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے ﴿4﴾ سلام میں پَہَل کرنا سنّت ہے ﴿5﴾ سلام میں پَہَل کرنے والا اللہ پاک کا مُقرَّب (یعنی نزدیکی پانے والا بندہ) ہے ﴿6﴾ سلام میں پَہَل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری (یعنی آزاد) ہے۔ جیسا کہ میرے مکی مَدَنی آقا پیارے پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باصَفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔ (شعب الایمان، 6/433، حدیث: 8786) ﴿7﴾ سلام (میں پَہَل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت، 1/394)

www.dawateislami.net

﴾8﴿ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (یعنی تم پر سلامتی ہو) کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ (اور اللہ کی رحمت ہو) بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَاتُہٗ (اور اس کی برکتیں ہوں) شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ "جَنَّتُ الْمَقَام اور دوزَخُ الْحَرَام" کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ بلکہ بعض مَن چلے تو مَعاذَ اللّٰہ یہاں تک بَک جاتے ہیں: "آپ کے بچّے ہمارے غلام۔" میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ "فتاویٰ رضویہ" جلد 22 صَفْحَہ 409 پر فرماتے ہیں: "کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت (یعنی زیادہ) نہیں۔ اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اُس نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو یہ بھی اِتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعْلَمُ" ﴾9﴿ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جا سکتی ہیں ﴾10﴿ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے ﴾11﴿ سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُسْ۔ سَلام)۔

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو سلامتی کے طلبگار ہو سلام کرو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنت ہے" کے 14 حروف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴾1﴿ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات دونوں ہاتھوں سے مُصَافحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سُنّت

www.dawateislami.net

ہے۔﴿2﴾ہاتھ ملانے سے پہلے سلام کیجئے ﴿3﴾ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں)ہاتھ بھی ملاسکتے ہیں﴿4﴾ نبیِ مُکَرَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ معظَّم ہے: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیرِیَّت دریافت کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمِیان سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رَحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیرِیَّت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“(معجم اوسط، 5/380، حدیث:7672)﴿5﴾ہاتھ ملانے کے دَوران دُرُود شریف پڑھئے،ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان شاء اللہ اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہوسکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے:”یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَـکُمْ “(یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)﴿7﴾دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے ان شاء اللہ قبول ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفِرت ہوجائے گی، اِنْ شَاءَاللّٰہُ الکریم﴿8﴾آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے﴿9﴾ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ مَحَبَّت کے ساتھ اس کا دیدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔حدیثِ پاک میں ہے:جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عَداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(معجم اوسط، 6/131، حدیث:8251)﴿10﴾جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملاسکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنّت ہے﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکروہ ہے۔(بہارِ شریعت، 3/472)(ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں)ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کیلئے اپناہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں،جیسا کہ اعلیٰ حضرت

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔ (جد الممتار، مقولہ: 4551، غیر مطبوعہ) ﴿13﴾ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مرد سے) ہاتھ ملانے میں شَہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (در مختار، 2/98) ﴿14﴾ مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہیئے۔ (بہارِ شریعت، 3/471)

غیر عورَت سے ہاتھ ملانے کا عذاب

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: جس نے کسی اَجنَبِیّہ (یعنی ایسی عورت جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) عورت سے مُصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) تو وہ بروزِ قیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا۔ (قرۃ العیون، ص389) دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ 446 پر ہے: (اجنبیہ) سے مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) جائز نہیں اِسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بوقتِ بیعت بھی عورتوں سے مُصافحہ نہ فرماتے صِرف زَبان سے بیعت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہُت زیادہ بوڑھی ہو کہ محلِ شَہوت نہ ہو تو اُس سے مُصافحہ میں حَرَج نہیں۔ یونہی اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنے کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مُصافحہ کرسکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/446)

زَنانِ غیر سے بھائی مُصافَحہ مت کر ہُوا ہے جُرم یہ گر کر لے توبہ حقّ سے ڈر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (4) نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا

اِسی رسالے کے صفحہ نمبر 01 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک "راستوں میں

www.dawateislami.net

بیٹھنے کے حُقُوق" میں سے راستے کا حق نمبر﴿4﴾"نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا" کے مُتَعلِّق نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول حاضِر ہیں: نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے ثواب کی تو کوئی انتہا نہیں، راستے میں اکثر اس کا بہُت موقع ملتا ہے۔ مثلاً آپ بیٹھے تھے، کوئی ملاقات کیلئے آیا بِغیر سلام کئے ہاتھ ملانے لگا تو اُس کو اِس طرح نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے کہ بھائی جان! ملاقات کیلئے آنے والے کیلئے ہاتھ ملانے سے قبل سلام کرنا سنّت ہے۔ بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک جاتے ہیں ان کو بھی موقع کی مُناسَبَت سے اور اُن کے ظَرف(یعنی حوصلے) کے مطابِق سمجھایا جاسکتا ہے، مثلاً ان سے کہا جائے: دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ 464 پر مسئلہ نمبر 31 ہے: "بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جُھکنا اگر حدِّرُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اِس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔"

(بہارِ شریعت،3/464)

ہاں دَست بوسی کیلئے جُھکنے میں حرج نہیں بلکہ بِغیر جھکے ہاتھ چومنا ہی دشوار ہے۔ اِس کی نیکی کی دعوت کا اَحسن طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس "مدنی بیگ" اور اُس میں مکتبۃُ المدینہ کے دیگر رسالوں کے ساتھ ساتھ 101 مَدَنی پھول نامی چند رسائل بھی موجود ہوں اور آپ اُسی رسالے میں سے نکال کر یہ "مَدَنی پھول" دِکھادیں۔ زہے نصیب! دِکھانے کے بعد اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ وہ رِسالہ ہی اُس ملاقاتی کو تحفے میں پیش کر دیں۔ جی ہاں! اچھی اچھی نیتیں تو ہر کام سے قَبل کرنی ہی ہوں گی اگر ایک بھی اچھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا۔ مثلاً رسالہ دیتے وقت یِہی نیّت کر لیجئے کہ "رِضائے الٰہی کیلئے تحفہ پیش کر کے ایک مسلمان کا دل خوش کر رہا ہوں" اگر بِغیر اچھی نیّت کے نیکی کی دعوت دیں گے، "انفرادی کوشِش" کریں گے، سنّتیں بتائیں گے، سنّتوں بھرے اجتماع اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی دعوت دیں گے، نیک اعمال کی ترغیب دلائیں گے ثواب نہیں ملے گا۔

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ

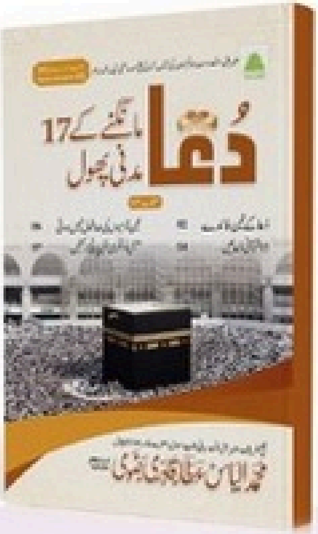

978-969-722-427-2
01082381

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net